RECD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹ ۴ تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۰ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۵ ہجرت ۱۳۴۱ ہش ۲۵ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۴ مئی ۷½ بجے صبح

کل بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بوجہ ضعف اور بے چینی ناساز رہی - اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

دنیا میں عیسائی آبادی کی رفتار تنزل کی طرف جا رہی ہے

اے ڈبلیو ہاویلز بشپ آف لیگس کی طرف سے گہری تشویش کا اظہار

لیگس (نائیجیریا مغربی افریقہ) — لیگس کے بشپ دی رائٹ ریورنڈ اے۔ ڈبلیو ہاویلز (A. W. Howells) نے کہا ہے کہ دنیا میں آبادی کی عمومی رفتار کے بالمقابل عیسائی آبادی کی رفتار تنزل کی طرف جا رہی ہے۔ بشپ مذکور اپنے تعلقہ کی ۱۵ ویں مجلس کلیسا سے خطاب کر رہے تھے جس کا اجلاس لیگس میں ۸ مئی ۱۹۶۲ء سے شروع ہوا ہے۔

انہوں نے کہا ۱۹۵۰ء میں دنیا بھر میں عیسائیوں کی تعداد ۳۳ فیصدی تھی ۱۹۶۰ء تک اس میں ۲ فیصدی کی کمی ہو گئی۔ الغرض عیسائی آبادی کی شرح آج سے دو سال قبل ۳۱ فیصدی تھی۔ اگر تنزل کی یہ رفتار برقرار رہی تو ۲۰۰۰ء تک دنیا میں عیسائی آبادی ۲۰ فیصدی رہ جائے گی

بشپ ہاویلز نے کلیسا پر زور دیا کہ وہ اس صورت حال پر سنجیدگی سے غور کرے۔ انہوں نے کہا ہمیں اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ سال بھر میں ہم کتنے لوگوں کو عیسائی بناتے ہیں۔ انہوں نے تعلیم کی رفتار میں اضافے کا بھی ذکر کیا اور کہا یہ وہ دوسرا امر ہے جسے کلیسا کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا اندازہ لگایا گیا ہے کہ افریقہ میں دس کروڑ انسان ایسے ہیں جو ابھی تک لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ لیکن پرائمری تعلیم کو عام کرنے کی مہم کے نتیجہ میں ۱۹۷۰ء تک ایک کروڑ ۷۰ لاکھ نئے افریقی پڑھنا لکھنا جان جائیں گے۔ انہوں نے کہا سوال یہ ہے کہ وہ کیا پڑھیں گے۔ ان کی روحوں اور ان کے اذہان کو کس غذا پر پلنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ اشتراکی پروپیگنڈا اور عیسوی بشارت ان دو میں سے کون ان کے اذہان پر غلبہ حاصل کریگا۔ موجودہ دور کے عظیم چیلنجوں میں یہ ایک عظیم چیلنج ہے۔ جسے ہمیں قبول کرنا چاہیئے (ڈیلی ٹائمز لیگس مورخہ ۹ مئی ۱۹۶۲ء ملخص)

اسلامی لیگ قائم کرنے کا فیصلہ

مکہ ۲۴ مئی - کل رات یہاں بین الاقوامی اسلامی رہنماؤں کے اجلاس میں "اسلام کے دشمنوں کی سازشوں سے حفاظت کے لئے ایک اسلامی لیگ" قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ شاہ سعود نے صدارت کی اکیس ارکان پر مشتمل جو کمیٹی قائم کی گئی ہے اس میں مصر کے مفتی حسین محمد معروف اور بیت المقدس کے سابق مفتی اعظم الحاج امین حسینی بھی شامل ہیں لیگ کا سیکرٹریٹ مکہ میں قائم کیا جائے گا۔ اور دفتر اطلاعات کسی دوسرے عرب ملک میں قائم ہوگا۔

صدر ایوب ۲۸ مئی کو مشرقی پاکستان جائیں گے

راولپنڈی ۲۴ مئی - صدر ایوب عنقریب مشرقی پاکستان کا دو روزہ دورہ کریں گے آپ ۲۷ مئی کو بذریعہ طیارہ لاہور روانہ ہوں گے جہاں آپ رات بھر قیام کریں گے اور اگلی صبح ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے صدر ایوب پروگرام کے مطابق تیس مئی کو واپس آ جائیں گے۔

قرطاس ابیض

کراچی ۲۴ مئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان عنقریب ایک قرطاس ابیض شائع کرے گی جس میں بتایا جائے گا کہ مارشل لا کے تحت گذشتہ تین سال کے دوران انقلابی حکومت نے کیا کامیابیاں حاصل کیں۔

جنرل اسمبلی کی صدارت کیلئے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی کامیابی کا قوی امکان

نیویارک ۲۳ مئی - اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب اعلیٰ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل ایک بیان میں کہا کہ مجھے جنرل اسمبلی کے صدر کے عہدہ کے لئے کامیابی کی قوی امید ہے۔ آئندہ اجلاس میں جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے لنکا کے نمائندہ پروفیسر جی مالا سیکرا بھی امیدوار ہیں۔

انہوں نے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے خلاف یہ اعتراض پیش کیا تھا کہ جس ملک کا کسی ملک سے جھگڑا ہو اس کے نمائندہ کو صدر منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔ جناب چوہدری صاحب نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کا ادارہ رکن ممالک کے باہمی تنازعات کے تصفیہ کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اور ایسے تنازعات اس ادارہ کے سامنے پیش ہوتے ہی رہیں گے

آپ نے کل نیویارک میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگر پروفیسر مالا سیکرا کے اعتراض کا اشارہ بھارت سے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے تنازعہ سے ہے تو میں ان کی توجہ اسی ادارہ کی ایک سابقہ مثال کی طرف دلاتا ہوں ۱۹۵۰ء میں بھارت کی

باقی دیکھیں صہ ۸ پر

نگران بورڈ کا اجلاس

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ربوہ —

دوستوں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ نگران بورڈ کا اجلاس مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۲ء بروز اتوار صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کے کمرہ میں منعقد ہوا اور صبح آٹھ بجے سے لیکر قریباً ۱۲½ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ تمام ممبران بورڈ شریک اجلاس ہوئے یعنی :-

(۱) محترم مرزا عبد الحق صاحب (۲) محترم شیخ بشیر احمد صاحب
(۳) " چوہدری انور حسین صاحب (۴) " شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدر مجلس وقف جدید
(۵) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
(۶) " مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید (۷) اور خاکسار مرزا بشیر احمد

پندرہ معاملات زیر بحث آئے اور ان کا فیصلہ کیا گیا جن میں سے بعض کا اعلان حسب ضرورت بعد میں کیا جائے گا۔ بعض امور جو ایجنڈے پر نہیں تھے مگر جماعتی مفاد کے تحت اہمیت رکھتے تھے وہ بھی اجلاس کے دوران زیر بحث آئے۔ اور بعض معاملات کو آئندہ اجلاس پر ملتوی کیا گیا۔ والسلام مرزا بشیر احمد ۲۱/۵/۶۲

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی - اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

قربانی ـــ دین کیلئے وقف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"یہ عید الضحٰی پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچکر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحٰی میں رکھا گیا ہے عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالٰی نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور امتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں ان کی حقیقت اس امتِ مرحومہ نے دکھلائی ہے سورہ الفاتحہ میں جو خدا تعالٰی کی یہ چار صفات بیان ہوئی ہیں کہ ربّ العالمین، رحمٰن رحیم، مالک یوم الدین، اگرچہ عام طور پر یہ صفات اس عالم پر تجلی کرتی ہیں لیکن ان کے اندر حقیقت میں پیشگوئیاں ہیں جن پر کہ لوگ بہت کم توجہ کرتے ہیں"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۲)

حضرت اقدس علیہ السلام نے دراصل ان چند الفاظ میں عید الاضحیہ کا تمام فلسفہ بیان فرما دیا ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ عید الاضحیہ کو بظاہر گوشت اور اچھے کھانے کھانے اور اچھے لباس پہننے سے منایا جاتا ہے۔ یہ باتیں اسلام میں ممنوع نہیں ہیں تاہم ان باتوں سے عید الاضحیہ کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور وہ اغراض جن کے لئے یہ عید منائی جاتی ہے تکمیل کو نہیں پہنچتیں بے شک عید الاضحیہ کے دن کھانے پہننے کے علاوہ نماز بھی پڑھی جاتی ہے اور خطبہ بھی سنا جاتا ہے اور پھر بکروں اور دنبوں کی قربانی سنت ابراہیمی کے مطابق کی جاتی ہے لیکن اس سے بھی وہ غرض پوری نہیں ہوتی جو عید الاضحیہ کی اصل غرض ہے۔

یہ تو سب دوست جانتے ہیں کہ عید الاضحیہ اس دن کی یادگار کے طور پر منائی جاتی ہے جس دن سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربان کر دینے کی پیش کش کی تھی لیکن اللہ تعالٰی نے آپ کی قربانی کو قبول کرتے ہوئے آپ کو بیٹے کی بجائے دنبہ قربان کرنے کو فرمایا چنانچہ آپ نے دنبہ کی قربانی کی اور آج تک یہ ملت ابراہیمی کی سنت چلی آتی ہے کہ عید الاضحیہ کو بکروں، دنبوں، اونٹوں اور گائیوں کی قربانی دی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر کے الفاظ میں بتایا ہے کہ عید الاضحیہ کی قربانی کا مقصد کیا ہے آپ نے بتایا ہے کہ بکروں کی قربانی تو محض ایک نشان ہے اصل چیز یہ ہے کہ جس طرح سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالٰے کے دین کے لئے اپنے بیٹے کو قربانی کے لئے پیش کر دیا تھا اسی طرح ہم کو بھی اپنے آپ کو دین کے لئے وقف ہو جانا چاہیئے، اور اللہ تعالٰے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو اس عظیم الشان قربانی کا بیج بویا تھا چنانچہ اس بیج سے جو درخت نمودار ہوا وہ وہ عظیم الشان قربانیاں ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی میں دین کے لئے پیش کیں چنانچہ

"خونوں سے جنگل بھر گئے.. خون کی ندیاں بہہ گئیں باپوں نے اپنے بچوں کو بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا، اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے"

یہ تھیں وہ قربانیاں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عید الاضحیہ کی یادگار میں دیں بے شک انھوں نے بکروں دنبوں اور اونٹوں کی قربانیاں بھی دیں مگر وہ جانتے تھے کہ یہ قربانیاں تو صرف نشان ہیں حقیقی قربانیاں تو ان کے نزدیک یہ تھیں کہ انھوں نے اپنا سب کچھ دین حق کی بازی پر لگا دیا تھا۔ جان و مال اور اولاد تک راہ دین میں قربان کر دی تھی وہ حقیقی عید الاضحیہ منانا جانتے تھے انھوں نے سمجھ لیا تھا کہ اللہ تعالٰے بکروں اور دنبوں کے خون کا طالب نہیں اور نہ وہ ان کے گوشت کا شیدا ہے اس نے فرمایا کہ پاک و مقدس گوشت تمہارے ہی پیٹوں کے لئے ہے مگر اس مقدس گوشت سے پیٹ بھر لینے کو ہی عید الاضحیہ کا سارا مقصد نہ سمجھ لینا بلکہ اللہ تعالٰے تو ان نیتوں کو دیکھتا ہے جن سے تم قربانیاں دیتے ہو اور وہ نیت یہی ہے کہ جس طرح تم نے آج بکرے اور دنبے اللہ تعالٰے کے لئے قربان کئے ہیں اسی طرح اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی اولادیں اس کی راہ میں قربان کر دینا ورنہ ایسی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں کہ جس سے شکم سیری کر لی گئی ہے ایسا تو تم ہر وقت کر سکتے ہو

آج ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ قربانی کی حقیقی اغراض کو بھول گئے ہوئے ہیں اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اس سہولت کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دیئے گئے ہیں"

حالانکہ

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے جیسے آپ لوگ بکری اونٹ گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو ویسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے جو آج سے تیرہ سو سال بیشتر خدا تعالٰی کی راہ میں انسان ذبح ہوئے حقیقی طور پر عید الضحٰی وہی تھی اور اسی میں ضحٰی کی روشنی تھی"ـــــ

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالٰے کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا تعالٰے کا ہو جائے اور خدا تعالٰے کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد اپنے اقربا و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے" (ملفوظات جلد دوم ۳۳۲، ۳۳۳)

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دکھایا گیا تھا کہ وہ اپنے پیارے بیٹے کو اللہ تعالٰے کی راہ میں ذبح کر رہے ہیں چنانچہ آپ نے اس اشارہ پر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنا چاہا۔ مگر اللہ تعالٰے نے آپ کی نیت کی صفائی اور خلوص کو قبولیت کا شرف بخشا اور آپ کو بیٹے کی قربانی کا صحیح طریق معلوم ہو گیا چنانچہ آپ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ آج دنیا میں کعبۃ اللہ دین کا عظیم ترین مرکز قرار دیا گیا ہے اور آپ کی نسل سے وہ عظیم الشان رسولؐ پیدا ہوا ہے جس نے دینی قربانی کا رہتی دنیا تک معیار قائم کر دیا اور دین حق کے شجر طیبہ کو ایسے مقدس خون سے سیراب کیا کہ اس شجر طیبہ کا پھل رہتی دنیا تک انسان کی نسلیں کھاتی رہیں گی۔

آج اللہ تعالٰے نے اس شجر طیبہ کی آبیاری کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے آپ نے پہلوں کی طرح نہ صرف اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی بلکہ جماعت احمدیہ کھڑی کی تاکہ وہ صحابہ کرامؓ کی طرح اپنی جانیں اپنے مال اور اپنی اولادیں دین کے لئے وقف کریں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالٰی نے ان کو دی ہے اللہ تعالٰی ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالٰی کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دیں تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو چنانچہ خود اللہ تعالٰی اس للّٰہی وقف کی طرف ایما کر کے فرماتا ہے

من اسلم وجهه لله
وهو محسن فلهٗ اجرهٗ
عند ربه ولا خوف عليهم
ولا هم يحزنون ۔

اس جگہ اسلم وجهه لله کے معنی یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو، غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کرے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے،

کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالٰے دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے یہ بزدلوں کا کام ہے مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زاد راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور رستہ کی ضروریات، اس طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

اللہ تعالٰی نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے لیکن کس دنیا کو! حسنة الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الاخرة کا خیال رکھنا چاہیئے اور ساتھ ہی حسنة الدنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصولِ دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصولِ دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہیئے دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث ایسی دنیا بے شک حسنة الاٰخرة کا موجب ہوگی۔

پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بیدست و پا ہو جاتا ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۰، ۹۱، ۹۲)

خلافت ۔ احادیث نبویہ کی روشنی میں

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب عابد و ملھوی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تاریخی حقیقت کو اپنے ماننے والوں کے لئے ایک عظیم الشان بشارت کے رنگ میں یوں ظاہر فرمایا ہے کہ

ماکانت النبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ

یعنی جب بھی کوئی نبوت دنیا میں قائم نہیں ہوئی۔ تو اس کی خلافت بھی اس نبوت کی اتباع میں قائم ہوئی۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں مندرجہ ذیل حقائق کو ظاہر فرمایا ہے۔

حقیقت اولیٰ۔ حضور نے واضح فرمایا کہ میری نبوت کے بعد میری امت میں خلافت کا سلسلہ ضرور جاری ہوگا۔ چنانچہ آپ کے اس مقصد کی تائید میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل ارشادات بھی احادیث کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں مثلاً

(الف) کانت بنی اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لانبی بعدی وستکون خلفاء فیکثرون (بخاری)

بنی اسرائیل کا یہ حال تھا کہ ان کی سیاست بھی ان کے انبیاء ہی کرتے رہے ہیں جب کبھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کا جانشین بھی نبی ہی ہوتا۔ مگر میری وفات کے معاً بعد میرا جانشین نبی نہ ہوگا۔ ہاں خلفاء ضرور ہوں گے۔ اور وہ کثیر ہوں گے (یعنی وہ خلفاء نبوت کے بغیر میرے خلفاء ہوں گے)

اس ایک حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طرف بنی اسرائیل کی اس کمزوری کو ظاہر کر دیا کہ وہ ایسے کم تعلیم یا کم اعتقاد یا کم یقین ہوا کرتے تھے کہ بغیر نبی کے اپنی برتری کو قائم نہ رکھ سکتے تھے۔

مگر اپنی امۃ خیر امۃ کے پختہ یقین اور کامل اتباع اور علی وجہ البصیرت ہونے کی وجہ سے یہ شان بیان کر دی کہ ان کو اپنی مذہبی برتری ثابت کرنے کے لئے میرے معاً بعد کسی نبوت کی ضرورت نہ ہوگی۔ میرے جانشین خلفاء ہی کافی ہوں گے۔ تو دوسری طرف انبیاء بنی اسرائیل کے شارع نبی حضرت موسےٰ علیہ السلام سے بھی اپنی برتری اور فضیلت اور تورات کی نسبت قرآن کریم کی کامل تعلیم کو نمایاں طور پر بیان فرمایا اور ضمناً یہ بھی ظاہر فرمایا کہ انبیاء بنی اسرائیل تمام دنیا کے لئے کامل نمونہ کے حامل نہ تھے۔ بلکہ اپنی اپنی قوم کے لئے ایک حد تک وہ نمونہ لئے ہوتے تھے۔ مگر وہ بھی ایسا کمزور نمونہ ہوتا تھا کہ مذہبی برتری کے لئے دوسرے نبی کی ہی ضرورت ہوتی تھی۔

(ب) تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ ثم یکون ملکاً عاضاً ....

(مشکوٰۃ مترجم جلد دوم آخری حدیث)

یعنی تم میں یہ کامل نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اس نبوت کو خدا تعالیٰ اٹھالے گا (یعنی میری وفات ہو جائے گی) تو پھر اس کی اتباع میں اسی نبوت کے طریق و اقتدار پر ایک خلافت قائم ہوگی۔ جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا کہ وہ خلافت رہے۔ وہ خلافت رہیگی پھر اس خلافت کو بھی خدا تعالیٰ اٹھالے گا۔ اور پھر بادشاہت قائم ہوگی۔

اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا زمانہ اور پھر اپنی خلافت کا زمانہ بیان کرنے کے بعد ایک بادشاہت کے زمانہ کے ساتھ اس خلافت کے اٹھ جانے کا ذکر فرمایا ہے مگر جس نبوت کا ذکر کیا اس کو بھی الف لام سے معرفہ قرار دیا۔ اور جس خلافت کو بیان کیا۔ اس کے لئے جو منہاج نبوت تجویز فرمایا اس میں جو نبوت کا لفظ آیا۔ اس کو بھی معرفہ ہی رکھا۔ اور یہ ظاہر فرمایا کہ میری وفات کے بعد میرے نمونہ پر میری تعلیم اور میری اقتدا میں ایک خلافت قائم ہوگی۔ اور وہ کچھ مدت تک ہوگی۔ اس کے بعد ایک کاٹنے والی بادشاہت قائم ہوگی (مراد بنو امیہ بنو مروان کی سلطنت جس کی بنیاد ہی بعض خلفاء کرام اور پاکباز لوگوں کی شہادت پر قائم ہوئی)

(ج) الخلافۃ (بعدی) ثلاثون سنۃ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

یعنی وہ خلافت جس کا میں بطور تبشیری پیشگوئی اظہار کر رہا ہوں یا وہ خلافت جو قرآن کریم کی سورۃ استخلاف کی بناء پر ایک معنی کے لحاظ سے واضح ہو رہی ہے۔ وہ میرے معاً بعد تیس سال تک ہی ہوگی (یعنی خلافت راشدہ کا زمانہ صرف تیس سال کا ہوگا۔

حقیقت ثانیہ۔ دوسری بات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کلیہ قاعدہ سے بیان فرمانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ میرے بعد نبوت ہوگی۔ جس کی پھر خلافت بھی ہوگی۔ چونکہ آیت استخلاف میں دو خلافتوں کا ذکر ہے۔ ایک وہ خلافت جو نبوت کے معنے میں ہے۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو خلیفہ کہا گیا۔ اور مراد ان کا نبی مکلم ہونا تھا۔ یا حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفہ بمعنی نبی قرار دیا گیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کما استخلف الذین من قبلھم کی تصریح فرما کر پہلی امتوں کی طرح امت محمدیہ میں آئندہ خلیفہ قائم کئے جانے کا وعدہ فرمایا ہے اور پہلی امتوں میں جن کو خلیفہ فرمایا گیا وہ نبی تھے۔ لہٰذا ان تینوں آیتوں کو ملانے سے لازماً یہ ماننا پڑتا کہ خدا تعالیٰ نے امت محمدیہ میں خلفاء بمعنی انبیاء بھی مبعوث فرمائے گا۔

دوسری خلافت جو کسی نبی کی اتباع میں اس نبی کی وفات کے بعد معاً قدرت ثانیہ کے طور پر قائم ہوتی ہے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث وضاحت سے کلیہ قاعدہ کے رنگ میں بیان فرما رہی ہے کہ

”دنیا میں کوئی نبوت ایسی قائم نہیں ہوئی جس کی خلافت نہ ہوئی ہو“

لہٰذا اس دوسری حقیقت کو کہ

”آئندہ نبوت ہوگی اور پھر اس کی خلافت بھی ہوگی۔“

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر کی اسی آخری حدیث میں ان الفاظ اس کی بھی خبر دی کہ

ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ

(مشکوٰۃ مترجم جلد کی آخری حدیث)

اور یہاں نبوت کے لفظ کو نکرہ ہی فرمایا ہے۔ اپنی خلافت کے ذکر میں النبوۃ کا لفظ معرفہ لایا گیا ہے۔ مگر یہاں نبوت کا لفظ معرفہ نہیں فرمایا اور اس کا زمانہ بھی کاٹنے والی حکومتوں (بنو امیہ اور بنو عباس) اور جبر و استبداد کی حکومتوں (جو خلافت بغداد کے بعد تمام ملکوں میں متفرق طور پر قائم ہوتی آئی ہیں) کے بعد فرمایا ہے کہ ”پھر اللہ تعالیٰ ایسی خلافت قائم کرے گا جو عام نبوت کی اتباع و پیروی میں ہوگی۔“ یعنی میری شرعی و قانونی نبوت کی طرح نہ ہوگی۔ بلکہ علم نبوت (تبشیری و انذاری رنگ کی) ہوگی۔ کیونکہ خود آپ ہی نے اپنی ایک دوسری حدیث میں آئندہ تبشیری نبوت کے اجرا کا وعدہ بایں الفاظ بھی فرمایا ہے کہ

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات

(مشکوٰۃ کتاب الرؤیا)

یعنی اب میرے ظہور کے بعد نبوت کاملہ میں سے صرف تبشیری (و انذاری) نبوت ہی باقی رہ گئی ہے۔

قابل غور امر اس حدیث مشکوٰۃ (مذکورہ ضمن ب) میں یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے بعد خلافت متصلہ کو بھی علیٰ منہاج نبوت فرماتے ہیں اور تغیرات امت (کاٹنے والی بادشاہتوں اور جبر و استبداد والی حکومتوں یعنی فیج اعوج کے دور بگڑنے) کے بعد جو خلافت ہونے والی تھی اسے بھی ”علیٰ منھاج النبوۃ“ کے الفاظ سے ہی یاد فرماتے ہیں۔ گویا امت کو بتانا چاہتے ہیں کہ ان دونوں خلافتوں میں بلحاظ قیام خدمت اسلام رشد و اصلاح۔ تائیدات خداوندی کوئی فرق نہ ہوگا۔ دونوں خلافتیں ہی اپنی اپنی نبوت کی ماتحتی میں ہونگی۔ کیونکہ پہلی خلافت النبوۃ (تشریعی نبوت) کے بعد ہے۔ تو دوسری خلافت عام نبوت کے بعد ہے۔

ایک پنتھ دو کاج

ہر شخص اپنے بزرگوں کی روحوں کو ثواب پہنچانے کا متمنی ہے۔ اور اس کے بہت سے طریقے ہیں منجملہ ان کے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انکی طرف سے کسی مستحق کے نام الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا دیا جائے۔

اس طرح آپ اپنے بزرگوں کی روحوں کو بھی ثواب پہنچا سکتے ہیں اور الفضل کی توسیع اشاعت کا بھی موجب بن سکتے ہیں۔ گویا کہ یہ ایک پنتھ دو کاج کا معاملہ ہوگا۔ (مینیجر الفضل)

ایک اور حدیث میں اس نبوت عامہ کو با ایں الفاظ ظاہر فرمایا ہے کہ

"کیف تھلک امۃ انا فی اولھا والمسیح فی آخرھا"

یعنی کہ وہ امت کیسے ہلاک یا فنا قرار دی جا سکتی ہے جس کے اول تو میں بطور نبی ہوں اور جس کے آخر (دوسری نشأۃ اسلام) میں . . . . مسیح موعود ہے ان کو چونکہ نواس بن سمعان والی حدیث میں چار دفعہ "نبی اللہ" کے لفظ سے یاد فرما کر آنے والے امتی مسیح کو نبی قرار دیا ہے (مشکوٰۃ) اسلئے نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حج الکرامۃ صفحہ ۴۳۱ میں تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"ومن قال لسلب نبوتہ کفر حقاکما صرح بہ السیوطی"

یعنی علامہ سیوطی (جو نویں صدی کے مجدد اور از خود انہوں نے اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے) نے فتویٰ دیا ہے کہ وہ شخص پکا کافر ہوگا جو آنیوالے مسیح کو بغیر نبوت کے قرار دے گا

ایک اور حدیث جو متفق علیہ بھی ہے مشکوٰۃ میں یوں بیان ہوئی ہے۔

انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الاولی والاٰخرۃ والانبیاء اخوۃ من علّات امہاتہم شتّی ودینہم واحد ولیس بیننا نبی" (مشکوٰۃ باب ذکر الانبیاء)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام لوگوں کی نسبت عیسیٰ بن مریم سے زیادہ قریب ہوں اس کی پہلی بعثت میں اور اس کی دوسری بعثت میں بھی (یاد رکھو) تمام انبیاء علاتی بھائی تھے اور مائیں ان کی کئی ہیں (یعنی امتیں اور قومیں انکی علیحدہ علیحدہ ہیں مگر دین وحدانیت ان کا (حقیقت کے لحاظ سے) ایک ہی ہے (اور یہ بھی یاد رکھو) کہ ہمارے درمیان (یعنی میرے اور عیسے بن مریم کے درمیان اس کی پہلی بعثت اور دوسری بعثت دونوں کے لحاظ سے) کوئی اور نبی نہیں ہے یعنی جیسے مجھ سے پہلے وہی نبی تھا اسی طرح میرے بعد بھی (اپنی تمثیلی اور مماثلت والی آمد میں) وہی نبی ہوگا میں نے اس مندرجہ بالا حدیث میں حضرت مسیح ناصری کی دوسری آمد کو تمثیلی والی آمد اس لئے قرار دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مسیحوں کے علیحدہ علیحدہ حلیے بیان کئے ہیں اور دونوں کا ذکر امام بخاری رح نے ایک ہی باب میں کر دیا ہے پہلے مسیح کا حلیہ

"احمر جعد عریض الصدر"

یعنی سرخ رنگ کا گھنگھریلے بالوں کا چوڑے سینہ کا اور دوسرے مسیح کا حلیہ

"فاذا رجل آدم کاحسن ما یریٰ من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر راسہ ماءً" (بخاری جلد ۲)

یعنی گندم گوں بہترین گندمی رنگ جس کے سر کے بال شانوں (کندھوں) کے درمیان پڑتے ہیں کنگھی کئے ہوئے اس کے سر پانی ٹپک رہا ہے۔ چونکہ سرخ رنگ اور گندمی رنگ میں بین فرق ہے اور ایسا ہی گھنگھریلے بالوں اور لمبے بالوں میں کنگھی کئے ہوئے بالوں میں فرق ہے لہٰذا لازماً ماننا پڑا کہ دونوں مسیح علیحدہ علیحدہ ہیں اور آنیوالے مسیح کو طواف کعبہ کرتے ہوئے کشفاً دیکھا ہے اور کشف بغیر طلب ہوتا ہے۔ نیز حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اس عقدہ کو خود حل کر دیا ہے کہ جب کسی نبی کے آنے کی پیشگوئی ہو تو اس سے اس کا مثیل اور خو بو پر آنیوالا مراد ہوتا ہے نہ کہ وہی خود اسی وجہ سے حضرت ایلیاء کی آمد کے مسئلہ کو یوحنا نبی کے آنے سے ظاہر کیا ہے

نبوت امامہ کا ذکر۔ چوتھی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے

"ان اللہ عزوجل اجارکم من ثلاث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتھلکوا جمیعًا وان لا یظہر اہل الباطل علی اہل الحق وان لا یجمعوا علی ضلالۃ" (ابوداؤد)

یعنی اے میری امت کے لوگو خدا تعالیٰ نے تمہیں ہمیشہ ہمیش کے لئے تین باتوں سے پناہ دے دی ہے ۱۔ کہ تم پر تمہارا کوئی بھی نبی بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب (اس کی بد دعا سے) ہلاک ہو جاؤ (۲) اور کہ اہل الباطل اہل حق پر (مجموعی طور پر) کبھی بھی غالب نہ آئیں گے (یعنی کسی جگہ اگر مسلمان کسی دوسرے مذاہب والوں کے ماتحت چل گے تو دوسری جگہ وہ خود حاکم یا آزاد بھی ہوں گے (۳) اور اس بات سے میری امت پناہ میں ہے کہ وہ سب کے سب گمراہی پر متفق نہ ہوں گے بلکہ کچھ لوگوں کے گمراہ ہونے پر کوئی نہ کوئی فرقہ حق پر ہوگا جو دوسروں کی ہدایت کا باعث رہے گا۔

اس صورت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں آئندہ ایسے نبیوں کے وجود کی بشارت دی ہے جو قرآن کریم کی اشاعت وتبلیغ حق یا اسلام پر اعتراضات کا جواب دینے کے لئے آئیں گے اور باوجود مسلمان فرقے ہی شدید مخالفت کریں گے مگر وہ نبی ان مسلمانوں پر جو مخالف ہوں گے صرف اس وجہ سے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کہلاتے ہیں بد دعا نہیں کریں گے اسی وجہ سے حضرت مسیح محمدی علیہ السلام نے فرمایا

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعویٰ حبِّ پیمبرم

پانچویں حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمائی ہے

"ابوبکر خیر الناس بعدی الا ان یکون نبی" (ترمذی)

یعنی ابوبکر میرے بعد تمام امت کے لوگوں سے افضل ہے سوائے نبی کے۔

(ایک اور حدیث میں یوں فرمایا۔

ابوبکر وعمر سیدا کھول اہل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین

یعنی ابوبکر و عمر جنت کے ادھیڑ عمر والے تمام لوگوں سے افضل ہیں جو پہلے کے ہوں یا بعد کے سوا نبیوں اور رسولوں کے گویا بعد میں آنیوالے نبیوں اور رسولوں کے سوا باقی لوگوں سے یہ دونوں افضل ہیں)

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں آئندہ نبی ہونے اور اس سے ابوبکرؓ کے افضل نہ ہونے کی تصریح فرمادی ہاں باقی تمام صدیق و شہداء و صالحین سے حضرت ابوبکرؓ کے افضل ہونے کا اعلان کر دیا جو ان کی خلافت کی بھی دلیل ہوا کیونکہ افضل کے ہوتے ہوئے دوسرا کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ابوبکر و عمر کے ادھیڑ لوگوں پر افضل ہونے کا اعلان کر دیا بجز بعد کے آنیوالے نبیوں کے۔

چھٹی حدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

انا سید الاولین والاخرین

یا دوسرے الفاظ میں یوں بیان فرمایا

"انا اکرم الاولین والاخرین" (ترمذی)

ان دونوں حدیثوں میں اولین و آخرین سے مراد انبیاء ہی ہیں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فضیلت کا اظہار فرما رہے ہیں لہٰذا اولین سے وہ تمام انبیاء مراد ہیں جن کا ذکر نام وار یا اصولی لحاظ سے قرآن کریم یا احادیث میں موجود ہے ویسے ہی آخرین سے بھی انبیاء ہی مراد ہیں جو آپ کے بعد قیامت تک آنیوالے ہیں

ان احادیث کے علاوہ اور بھی احادیث ہیں جن میں آئندہ آنے والی نبوت کی پیشگوئی موجود ہے اور ان سب نبوتوں کے لئے اصولی قاعدہ یہی بیان فرمایا گیا کہ ان کے بعد بھی خلافت ہوا کرے گی کیونکہ "ما کانت النبوۃ قط الا تبعتہا خلافۃ" کا اصول شروع دنیا سے چلا آ رہا ہے لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی کے بعد خلافت لازمی ہے۔

جامعہ احمدیہ میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کا

ایمان افروز لیکچر

مورخہ ۱۰ مئی بروز جمعرات الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے اجلاس میں مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "دوران تبلیغ میں میرے تجربات" کے موضوع پر ایک موثر اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ یہ اجلاس مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف صدر الجمعیۃ العلمیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم شیخ صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی دوران تبلیغ میں اپنے مختلف تجربات اور تاثرات بیان کئے آپ نے عیسائیت کے مشہور منادڈاکٹر بلی گراہم کو جو چیلنج دیا تھا اس کی تفصیلات بیان فرمائیں آپ نے حاضرین کو تفصیل سے بتایا کہ اس چیلنج سے تمام دنیا کی مذہبی دنیا میں ایک ہل چل مچ گئی اور دنیا کے مختلف ممالک سے اس چیلنج کے حق میں اور خلاف خطوط کا تانتا بندھ گیا مسلمانوں نے میرے اس اقدام کو عزت اور وقار میں اضافہ کا موجب قرار دیا غرض کہ خدا تعالےٰ نے اس اہم مقابلہ میں اپنی تائید و نصرت سے نوازا اور اس سے اسلام کی تبلیغ کا ایک بڑا موقعہ میسر آیا۔

دوران تبلیغ اپنے تاثرات اور تجربات کے ضمن میں آپ نے بیان فرمایا کہ ایک مبلغ کو رنگ و نسل کے امتیاز سے بالا رہ کر اس ملک کے باشندوں سے سچی ہمدردی اور التفات کا سلوک روا رکھنا چاہیئے اسی طرح آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ان کے قومی مفاد اور ذہنی رجحانات کو مقدم رکھیں آپ نے جامعہ احمدیہ کے طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ علم و فضل کے ساتھ ساتھ اپنی ظاہری شکل و صورت کو بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق بنائیں کیونکہ تبلیغی میدان میں اگر مبلغ کی ظاہری وضع قطع اسلامی تعلیمات کی آئینہ دار نہ ہو تو صرف یہ کہ ہماری تبلیغ موثر نہ ہو سکے گی بلکہ اس معمولی سی غلطی سے تمام قوم پر برا اثر پڑتا ہے

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے ذرائع بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہاں اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے ساتھ ساتھ وہاں کے مقامی لوگوں سے انس اور ہمدردی پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔ آپ کا یہ موثر اور ایمان افروز لیکچر ایک گھنٹہ تک جاری رہا تمام حاضرین بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ تقریر کو سنتے رہے بالآخر دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

گھٹیالیاں کالج (ضلع سیالکوٹ) میں

پرنسپل صاحب اسلامیہ کالج قصور کی تشریف آوری

مورخہ ۱۲ مئی۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اور سکنڈری ایجوکیشن کی طرف سے محترم جناب جی۔ آر۔ اعزیز صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج قصور بغرض معائنہ تشریف لائے آپ کالج کے اساتذہ اور طلباء سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ کالج کے اساتذہ جس قربانی اور ایثار کے جذبے سے کام کر رہے ہیں وہ بے حد قابل تعریف ہے آپ نے انتظامیہ کمیٹی کے ممبران اور دیگر احباب کے جذبۂ خدمت کی بھی تعریف کی کہ ایک ایسے علاقے میں جہاں بیشتر سہولتیں بالکل نایاب ہیں اتنے بڑے کام کا بیڑہ اٹھائے ہوئے ہیں آپ نے کالج کی عمارات کے سلسلہ میں بعض مفید مشورے بھی دیئے کالج کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی جس میں علاقے کے معززین نے بھی شرکت فرمائی یہ تقریب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پائی

اجماعِ اُمّت اور احمدیہ خلافت

غیر متعصب غیر مبایعین حضرات کی توجہ کیلئے

(از مکرم میاں محمد ابراھیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ میری امت کبھی گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی اور جس مسئلہ پر امت کا اجماع ہو جائے اس کی صداقت ہر شک و شبہ سے بالا ہو جاتی ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے پہلا اجماع جو امت میں ہوا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال پر وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر نے ایک طرح کا دیوانہ بنا دیا تھا ان میں سے بعض وفور محبت سے اس رو میں بہہ گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ آپ وفات پا ہی نہیں سکتے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار لیکر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں اس آدمی کی گردن تلوار سے اڑا دوں گا جو یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی جو اس وقت وہاں پر موجود نہ تھے۔ وہ بعد میں آئے تو دیکھا حضرت عمرؓ جوش میں خطبہ دے رہے ہیں اور اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ حضور واقعی وفات پا چکے ہیں۔ اس پر آپ نے سمجھایا۔

کہ حضور تو محض ایک بشر تھے۔ حی و قیوم صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ اور اسی طرف قرآن کریم کی آیت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل رہنمائی کرتی ہے۔ اس آیت کا پڑھا جانا تھا کہ صحابہؓ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور میں نے محسوس کیا کہ گویا یہ آیت پہلی دفعہ نازل ہو رہی ہے۔ اس خیال سے صحابہ کو سکینت اور تسلی نصیب ہوئی۔ کہ آپ کا وفات پا جانا کوئی انوکھی بات نہیں۔ ہر فرد بلکہ ہر رسول اپنے وقت پر وفات پا جاتا رہا۔ چنانچہ آپ بھی وفات پا گئے ہیں۔ صحابہ کرام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قدر محبت اور عشق تھا کہ اگر اس وقت ان میں سے کسی کے ذہن میں یہ بات بھی ہوتی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں وفات یافتہ نہیں تو اس وقت ان میں سے کوئی ایک فی الفور یہ کہہ دیتا کہ سب رسولوں نے وفات نہیں پائی بلکہ ان میں سے بعض زندہ ہیں۔ اور اگر کوئی ایک۔ عیسیٰ علیہ السلام۔ بھی زندہ رہ سکتے ہیں تو خیر البشر اور سید المرسلین کیوں زندہ نہیں رہ سکتے۔ لیکن اس آیت کے پڑھے جانے پر سب صحابہ خاموش ہو گئے اور انہیں اس خیال سے تسلی ہو گئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اگر وفات پا گئے ہیں تو یہ امر عین سنت اللہ کے مطابق ہے۔ ہر رسول کے ساتھ اللہ تعالےٰ ان کے بشر ہونے کے لحاظ سے اس معاملہ میں یکساں سلوک کرتا ہے گویا اس مسئلہ میں تمام امت کا اتفاق ہوا کہ ہر رسول وفات پاتا ہے اور اپنی میعاد معینہ گزار کر اس جہان سے گزر جاتا ہے۔ الغرض یہ پہلا اجماع تھا جو امت محمدیہ میں ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جماعت احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر اور بروز مانتی ہے۔ اور و آخرین منہم لما یلحقوا بہم کے ماتحت اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں اپنے آپ کو صحابہ کرام کے رنگ میں رنگین ہونے کا دعویٰ کرتی ہے ــــ اس جماعت کا بھی ایک مسئلہ میں اجماع ہوا۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرح پہلا اجماع تھا۔ جو جماعت احمدیہ کو نصیب ہوا۔ اور وہ اتفاق و اتحاد مسئلہ خلافت پر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "الوصیت" میں اپنی جانشینی کے متعلق ہدایات دے رکھی تھیں۔ ان کے مطابق جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا کہ حضور علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوگا۔ حضور علیہ السلام کا جسد مبارک سامنے پڑا تھا کہ اکابر قوم نے جو ۱۹۰۸ء میں جماعت کے لیڈر اور عالم دین تھے اور جو جانتے تھے کہ سنت نبوی کی طرح ایک روحانی جانشین مقرر کیا جانا ضروری ہے لہٰذا تمام حاضرین میں جن کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی اور جن میں ہر طبقہ اور ہر معروف جگہ کے اصحاب موجود تھے یہ تجویز پیش کی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات مندرجہ رسالہ "الوصیت" کے منشاء کے ماتحت ایک خلیفہ کا منتخب ہونا ضروری ہے اور یہ کہ ہم حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی رضی کو جن کے علم و فضل کا ہم میں سے ہر ایک قائل ہے خلیفہ بناتے ہیں۔ تمام حاضرین نے اس بالاتفاق کی تائید کی اور حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور حضور علیہ السلام کے روحانی جانشین قرار پائے۔ اس طرح جماعت احمدیہ کا یہ سب سے پہلا اجماع تھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کے اجماع کی طرح بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات کے بعد ہوا اور حدیث نبوی کے مطابق قوم صحیح مسلک پر قائم ہوئی۔

اس حقیقت کو پیش کر کے میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ حدیث کے مطابق امت محمدیہ کبھی گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ اور اس وقت ان لوگوں کا خلافت کے مسئلہ پر اتفاق اور اتحاد اس امر کی دلیل ہے۔ کہ اصل اور صحیح مسئلہ وہی ہے جو خود ان لوگوں نے (جن میں سے بعض چھ سال کے بعد اس مسئلہ سے منکر ہو گئے) پیش کیا اور کل قوم نے اس کی تائید کی۔ اور پھر ان لوگوں نے تمام افراد جماعت کو جو اس وقت قادیان میں موجود نہ تھے۔ اپنی طرف سے (صدر انجمن احمدیہ کا عہدیدار ہوتے ہوئے) اس انتخاب کی اطلاع دیکر تحریک کی کہ وہ سب فی الفور حضرت خلیفۃ المسیح رضی کی بیعت بذریعہ خطوط یا خود حاضر ہو کر کریں اور تمام جماعت نے ایسا ہی کیا۔

اگر چھ سال ـــــ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی کو "خلیفۃ المسیح" ماننے اور خلافت کے عقیدہ پر ایمان رکھنے کے بعد "خلیفۃ المسیح الثانی" کے قیام سے انکار کیا گیا تو ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے کہ اس انکار کی اصل وجہ مسئلہ خلافت سے انکار نہیں بلکہ خلیفہ کے وجود سے ذاتی بغض و عداوت تھا۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ اعتراض اس انتخاب پر تھا جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنی تائید۔ نصرت اور فعلی شہادت سے صحیح انتخاب ثابت کر دیا۔

غیر مبائعین میں سے وہ احباب جن کو اللہ تعالےٰ نے سوچنے اور سمجھنے کی توفیق دی ہے وہ اس حقیقت کو سوچیں کہ خلافت کے مسئلہ کا جس پر جماعت احمدیہ گامزن ہے اجماع ہو چکا ہے اور اجماع گمراہی پر نہیں ہوا کرتا۔ فتدبروا!!

الفضل آپ کا قومی آرگن ہے
اس کی اشاعت
کو بڑھانا آپ کا فرض ہے

۲۷ مئی - یوم خلافت

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی تقریب منائی جائے گی۔ یہ وہ دن ہے کہ جب جماعت احمدیہ کا قیام خلافت پر اجماع ہوا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔

یوم خلافت پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات وغیرہ مضامین بیان کئے جاویں اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔ امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں اور اس دن کی اہمیت کے پیش نظر انتظام کریں اور رپورٹیں بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیدار ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

ناظم اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

نام جماعت و ضلع

میرپور خاص

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی ۔ صدر
مولوی شوکت حسین صاحب سیکرٹری تعلیم
مردان خانصاحب " اصلاح و ارشاد
چوہدری عبدالسلام صاحب عارف " ضیافت

قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

چوہدری عبداللہ خاں صاحب ۔ صدر
ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال
شیخ فتح محمد صاحب " امور عامہ
ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب " اصلاح و ارشاد
چوہدری عنایت اللہ صاحب " زراعت
میاں محمد امین صاحب وائس پریذیڈنٹ

چک ۳۵ ٹانگلہ ضلع گجرات

مولوی عبدالرحیم صاحب صدر
عبدالمجید صاحب سیکرٹری مال
عبدالعزیز صاحب " اصلاح و ارشاد

خیرپور میرس

چوہدری نعیم احمد صاحب صدر
" مبشر احمد صاحب سیکرٹری مال
" عبدالحمید صاحب " تعلیم

ہیرو غربی ضلع ڈیرہ غازیخاں

امام بخش خان صاحب صدر
گل محمد خاں صاحب سیکرٹری مال

بہلولپور ضلع سیالکوٹ

چوہدری بشارت علی صاحب صدر
" غلام سرور صاحب سیکرٹری مال ۔ امین
" محمد انور صاحب " اصلاح و ارشاد

سکھر

قریشی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال
شریف احمد صاحب " امور عامہ
ملک عبدالخالق صاحب " اصلاح و ارشاد
راجہ فخرالدین صاحب " تعلیم

نوکوٹ ضلع تھرپارکر

سعید احمد صاحب ۔ سیکرٹری مال
منشی علی محمد صاحب " اصلاح و ارشاد

روہڑی ضلع سکھر

چوہدری نذر محمد صاحب نذیر صدر

نام جماعت و ضلع

محمود عالم صاحب سیکرٹری امور عامہ
عبدالواحد " تعلیم

گوٹریالہ ضلع گجرات

چوہدری بشارت احمد صاحب صدر
" " سیکرٹری مال

...رالہ ضلع گجرات

چوہدری شاہ محمد صاحب صدر
منشی خاں صاحب سیکرٹری مال
میاں رحیم بخش صاحب " تعلیم
عبدالعزیز صاحب " اصلاح و ارشاد
سمی محمد صاحب " محاسب

گوجرانوالہ شہر

بابو عبدالرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری
چوہدری محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال
خواجہ محمد شریف صاحب " اصلاح و ارشاد
صوفی دین محمد صاحب " امور عامہ
مولوی محمد حسین صاحب " تعلیم
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب وکیل " امور خارجہ
بابو محمد اقبال محمد خان صاحب " وصایا
میاں عبدالحمید صاحب تالیف و تصنیف
میاں محمد شریف صاحب سیکرٹری ضیافت
بابو عبدالکریم صاحب آڈیٹر
چوہدری پیر محمد صاحب امین
ملک محمد اکرم صاحب محاسب

سرگودھا

بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال
مولوی محمد یار صاحب عارف " اصلاح و ارشاد
قریشی محمود الحسن صاحب " امور عامہ
بھائی محمود احمد صاحب " وصایا و تعلیم
میاں عبدالسمیع صاحب ایڈووکیٹ " زراعت
بابو غلام رسول صاحب قمر آڈیٹر

چک ۱۳۱ ش ب ضلع سرگودہا

ولی محمد صاحب صدر ۔ سیکرٹری مال

چک ۱۰۸ ج ب ضلع سرگودہا

محمد بوٹا صاحب صدر

گجرات شہر

چوہدری محمد اسلم صاحب سیکرٹری مال
سید شریف احمد صاحب " اصلاح و ارشاد
منشی عبدالعزیز صاحب " امور عامہ و خارجہ
" " " " ضیافت
میر ذکاء اللہ صاحب " وصایا
شیخ عنایت اللہ صاحب " تعلیم و تصنیف
چوہدری عنایت اللہ صاحب " زراعت
چوہدری محمد حنیف صاحب آڈیٹر
منشی محمد رمضان صاحب محاسب
ڈاکٹر اعظم علی صاحب امین

خوشاب ضلع سرگودہا

خان عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال

وعدہ جات تحریک جدید کا محاسبہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زریں ہدایات

حال ہی میں تحریک جدید کے وعدوں میں بعض مخلصین کی طرف سے اضافے پیش کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ایسے احباب کے لئے دعا کی درخواست حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح نے دعا فرماتے ہوئے ایک نہایت قیمتی ہدایت بھی ارسال فرمائی ہے جو جملہ احباب جماعت کے افادہ کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں مزید برکت عطا کرے اور چندہ تحریک جدید میں اضافہ کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ آپ اضافہ بلکہ وعدہ جات پر غور کرتے ہوئے یہ پہلو بھی دیکھا کریں کہ آیا کسی کا وعدہ یا اضافہ اس کی آمدن کے مناسب حال ہے؟ یہ پہلو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے"

قبل ازیں بھی حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح نے وعدہ جات تحریک جدید کے بارے میں ایک پیغام میں ارشاد فرمایا تھا جو ہمیشہ یاد رکھنے کے لائق ہے وعدہ جات بھجواتے وقت احباب اسے بھی پیش نظر رکھیں ۔۔۔ فرمایا

"صرف لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کی کوشش نہ کریں"

ان ارشادات کی روشنی میں اپنے وعدہ جات کا محاسبہ فرمائیے اور اشاعت اسلام کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرکے فلاح دارین حاصل کیجئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

میں نے اپنے خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا

مکرم جناب مولوی محمد عمر صاحب سندھی مربی سلسلہ احمدیہ بمقام کنری (سندھ) اپنی چٹھی مورخہ ۲۵ مئی ۶۲ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"عرصہ دو تین ماہ سے ارادہ تھا کہ اہلیہ صاحبہ محترمہ کی طرف سے مساجد بیرون میں ۔۔۔۱۵۰ روپیہ کا وعدہ ارسال کردوں ۔۔۔ اب میں اس عہد کا اظہار عملی شکل میں کرتا ہوں۔ آپ محترمہ اہلیہ صاحبہ کی طرف سے مبلغ ۱۵۰/- روپیہ کا وعدہ مساجد بیرون کی مد میں قبول فرمادیں"۔

مکرم مولوی صاحب نے یہ عہد اپنی اہلیہ صاحبہ کی ایک شدید علالت کے ایام میں کیا تھا۔ الحمدللہ اب آنمکرمہ صحتیاب ہیں۔

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان دربارہ تحریک خاص

چونکہ یکم مئی ۱۹۶۲ء سے تحریک خاص ختم کردی گئی ہے۔ لہٰذا اب سیکرٹریان مال اور دیگر احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ پچھلے سالوں کے بقایاجات اگر کوئی ہوں تو وہ وصول فرماکر جتنی جلدی ہو سکے مرکز میں بھجوائے جائیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۵۴ - میں مرزا انس احمد ولد مرزا ناصر احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد جیب خرچ کی صورت میں مبلغ پندرہ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد مرزا انس احمد ۵/۱۱/۶۱۔ گواہ شد مرزا ناصر احمد ایم اے آکسن ۵/۱۱/۶۱۔ گواہ شد عبد الرحمٰن جنید بقلم خود تعلیم الاسلام کالج ربوہ وصیت نمبر ۱۰۹۳۲ ۵/۱۱/۶۱۔

نمبر ۱۶۴۵۵ - میں سید احمد شاہ ولد سید منظور حسین صاحب قوم سید پیشہ مبلغ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مبلغ ہوں اور اس وقت مجھے تحریک جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے مبلغ -/۱۵۰ روپے الاؤنس مل رہا ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ خاکسار سید احمد شاہ۔ گواہ شد سید عبد الحق شاکر واقف زندگی ابن حضرت حکیم شیر محمد صاحب مرحوم کارکن وکالت مال تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد عزیز احمد کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱/۱/۶۲

نمبر ۱۶۴۵۶ - میں نظام الدین ولد ڈھونڈا قوم کرڑی پیشہ × عمر تقریباً ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ تیرہ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اسکے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ تفصیل جائیداد۔ ایک مکان واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ نزد کوارٹرز درویشاں یہ مکان بقدر ایک کنال زمین پر ہے۔ زمین میرے بڑے لڑکے مسمی غلام حسین صاحب درویش قادیان کی ہے اوپر کے ملبہ میں سے میرا پانچواں حصہ ہے باقی چار حصے میرے لڑکوں غلام حسین صاحب۔ محمد حسین۔ غلام نبی صاحب۔ محمد شفیع صاحب کے ہیں اس مکان کے ملبہ کی قیمت اس وقت چار ہزار روپے ہے اس میں سے آٹھ صد روپیہ میرے حصہ کا ہے اسکے ۱/۱۰ یعنی اسی روپیہ کی وصیت کرتا ہوں (۲) لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو میرے لڑکے مجھے بصورت تیس روپے ماہوار دیتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد نظام دین ولد ڈھونڈا ساکن دارالیمن ربوہ ۱۳/۲/۶۲۔ گواہ شد ملک سعید احمد سیکرٹری تعلیم محلہ دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد محمد حسین بقلم خود پسر نظام الدین موصی۔

نمبر ۱۶۴۵۷ - میں حاکم بی بی بیوہ چوہدری محمد بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ بیکار عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ربوہ محلہ دارالیمن ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ۱/۲ ۱ کنال اراضی واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ میں ہے جسکی قیمت موجودہ ریٹ کے مطابق -/۱۳۵۰ روپے ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میں اپنا حق مہر مبلغ -/۴۰۰ روپے اپنے خاوند مرحوم سے لیکر خرچ کر چکی ہوئی ہوں اس وقت میری آمد کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی محنت مشقت کرنے کے قابل ہوں۔ مخیر احباب کی امداد پر گزارہ ہے اگر آئندہ میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامۃ حاکم بی بی۔ گواہ شد منظر حسین واقف زندگی ولد چوہدری خان بہادر صاحب دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد۔ سعیدہ بیگم صدر محلہ دارالیمن۔ گواہ شد ملک محمد الدین خادم موصی ۷/۳۱۱ محلہ دارالیمن ربوہ۔

نمبر ۱۶۴۵۹ - میں امۃ الرشید بیگم زوجہ میاں محمد عالم صاحب باڈی گارڈ قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۷ روپے میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ زیور میرے پاس کوئی نہیں نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار بطور جیب خرچ مبلغ -/۲۰ روپے میرے خاوند کی طرف سے آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ امۃ الرشید۔ گواہ شد محمد عالم بھٹی باڈی گارڈ خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ ۱۲/۳/۶۲۔

نمبر ۱۶۴۶۰ - میں جان محمد ولد ہیرا قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو بذریعہ تجارت مبلغ پچاس روپے ماہوار کے قریب ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اسکے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ المرقوم مورخہ ۲/۱/۶۲ راقم الحروف حکیم محمد صدیق دواخانہ طب جدید ربوہ العبد جان محمد ولد ہیرا ساکن ربوہ محلہ دار الصدر معرفت دواخانہ طب جدید ربوہ۔ گواہ شد عبد الحکیم ولد حکیم چراغ الدین مرحوم محلہ دار الصدر غربی مکان ملک امام الدین ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۲/۱/۶۲۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دیں

چھوٹی بچت کے لئے!

سینکڑوں یا ہزاروں روپیہ کا انتظار کرنا ضروری نہیں۔ صرف ۲ روپے سے آپ پوسٹ آفس سیونگ بنک اکاؤنٹ کھولئے اور اپنی بچت کو روپیہ روپیہ کر کے بڑھایئے

عوام کے لئے بہترین سہولتیں

★ ۰۰ روپیہ تک متعلقہ علاقے کے کسی بھی پوسٹ آفس سے نکلوائے جا سکتے ہیں۔
★ جوائنٹ۔ فکسڈ ڈپازٹ اور دیگر اقسام کے اکاؤنٹ بھی کھولے جا سکتے ہیں
★ مقامی چیک سیونگ بینک میں جمع کرانے کے لئے قبول کئے جا سکتے ہیں۔
★ منافع کی شرح ۲/۱ ۲ سے ۳ فیصد تک ہے جس پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

تفصیلات ہر پوسٹ آفس سے حاصل کیجئے:

پوسٹ آفس سیونگ بینک

بچت اور خوشحالی کے لئے آپ کا معاون

صوبائی اسمبلیوں کے بجٹ سیشن ۹ جون سے شروع ہوں گے

گورنروں کی کانفرنس میں فیصلہ۔ سندھ ترقیاتی بورڈ کے کام کی رفتار کا جائزہ لیا گیا

راولپنڈی ۲۴ مئی۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کی اسمبلیوں کے بجٹ اجلاس ڈھاکہ اور لاہور میں ۹ جون سے شروع ہوں گے۔ یہ فیصلہ کل گورنروں کی سہ روزہ کانفرنس کے پہلے اجلاس میں کیا گیا جس کی صدارت صدر ایوب نے کی۔ کل کے اجلاس میں نئے دستور کے تحت قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے حالیہ انتخابات اور تینوں اسمبلیوں کے بجٹ اجلاس بلانے کے انتظامات پر غور کیا گیا۔ یاد رہے قومی اسمبلی کا بجٹ سیشن ۸ جون سے راولپنڈی میں طلب کرنے کا فیصلہ [illegible] پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔

کل کے اجلاس میں وادی سندھ میں آبپاشی کے متبادل نظام کی تعمیر اور سندھ طاس ترقیاتی بورڈ کے کام کی رفتار کا جائزہ لیا گیا۔ وادی سندھ میں آبپاشی کی متبادل تعمیرات کے مالی امور سے متعلق عالمی بنک سے بات چیت کے لئے پاکستان کا ایک وفد اسی ماہ واشنگٹن جا رہا ہے یہ وفد جن امور سے متعلق بات چیت کرنے والا ہے انکے بارے میں بھی کانفرنس میں غور کیا گیا۔ کانفرنس کا اجلاس تقریباً چار گھنٹے تک جاری رہا جس میں دونوں صوبوں کے گورنروں اور صدارتی کابینہ کے ارکان نے شرکت کی۔ توقع ہے کہ کل کے اجلاس میں صنعتی سرمایہ کاری کے شیڈول پر نظرثانی کے لئے غور کیا جائے گا۔ بنیادی جمہوریتوں کو امداد دینے کے سوال پر کل یا پرسوں غور کئے جانے کا امکان ہے۔

پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ گورنروں کی کانفرنس جمعہ کے روز خارجہ پالیسی پر بھی غور کرے گی۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی امور خارجہ کے اہم پہلوؤں کے بارے میں کانفرنس کو ضروری معلومات مہیا کرنے کے لئے کانفرنس میں موجود ہوں گے +

جنرل اسمبلی کی صدارت

(بقیہ صفحہ اول)

مسز وجے لکشمی پنڈت کو جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ اس وقت بھی مسئلہ کشمیر پر اسی جوش و خروش سے بحث ہو رہی تھی جس طرح کہ اب اس مسئلہ پر بحث کی جا رہی ہے لیکن پاکستان نے نہ صرف یہ کہ مسز پنڈت کی مخالفت نہیں کی بلکہ اس عہدے کے لئے بھارتی مندوب کی حمایت میں ووٹ دیا۔ آپ نے کہا کہ "ہم نے مسز پنڈت کی صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی حمایت میں ووٹ دینے سے ذرہ بھر ہچکچاہٹ سے کام نہیں لیا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ میں اس عہدہ کے لئے پروفیسر مالاسکیرا کے خلاف کوئی اعتراض نہیں اٹھاتا۔ ۱۸ ستمبر کو جو رائے شماری ہو رہی ہے اس میں پاکستان کو پہلے ہی کئی وفود کی طرف سے حمایت کا یقین

کوئی وجہ نہیں کہ کونسل میں مسئلہ کشمیر پر ۲۸ مئی سے بحث شروع نہ ہو

توقع ہے کونسل پیر سے بحث شروع کرنے کا فیصلہ کرے گی۔

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۴ مئی۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب اعلیٰ چوہدری ظفراللہ خان نے کل رات کہا "مجھے معلوم ہوا ہے کہ حفاظتی کونسل کے کچھ اراکین پاکستان اور بھارت میں تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے آپس میں صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ آپ نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے مزید کہا "میں نہیں جانتا کہ آیا وہ ابھی کسی تجویز پر متفق ہوئے ہیں یا نہیں" باخبر ذرائع نے بتایا کہ آئرلینڈ، پاکستان اور بھارت میں اختلافات ختم کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن سرکاری طور پر اس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا ہے۔

اقوام متحدہ میں گھانا کے نمائندے نے گزشتہ دنوں میں بھارتی نمائندے مسٹر چاگلہ سے کئی بار ملاقاتیں کی۔ سفارتی ذرائع نے کل رات بتایا کہ حفاظتی کونسل کے ارکان باہمی صلاح و مشورہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اٹھائیس مئی سے حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث شروع کی جائے۔ بھارت نے درخواست کی ہے کہ مسئلہ کشمیر پر بحث جون کے آخر تک ملتوی کر دی جائے لیکن پاکستان نے اس کی مخالفت کی۔ چوہدری ظفراللہ خاں نے کل یہاں امریکہ کے نائب مندوب سے صلاح مشورہ کیا اور بعد ازاں آپ نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا "ہمیں توقع ہے کہ کونسل پیر سے بحث شروع کرنے کا فیصلہ کرے گی کوئی وجہ نہیں کہ کونسل میں مسئلہ کشمیر پر ۲۸ مئی سے بحث شروع نہ ہو۔"

سرحد پر بارہ بھارتی فوجی ہلاک

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے آج لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں بتایا کہ ۱۹۵۸ء سے اب تک بھارت اور چین کی سرحد پر بارہ بھارتی ہلاک، ایک لاپتہ اور چار زخمی ہوئے +

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۲ مئی کے صفحہ ۵ پر محترم شیخ عبدالرب صاحب مرحوم کے قبول اسلام کے جو حالات شائع ہوئے ہیں وہ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ نے تحریر فرمائے ہیں۔ سہو کتابت سے ان کا نام درج ہونے سے رہ گیا تھا۔

مشترکہ اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

کی تمام خاص ادویات [illegible] اور دیگر طبی سہولتیں

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

سے بھی مہیا ہو سکتی ہیں۔ ہر دو اداروں کا معیار یکساں ہے

کیونکہ دونوں ادارے

ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہومیو

کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ احباب اپنی سہولت اور قرب کے لحاظ سے جہاں سے چاہیں فائدہ اٹھائیں۔ "بے بی ٹانک" "کیوریٹو" "نیو ماسکیٹو آئیل" اور دیگر خاص خاص ادویات کے لئے ہر شہر اور قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ فہرست ادویہ اور شرائط کاروبار کے لئے لکھئے ●ربوہ میں بشیر جنرل سٹورز گول بازار اور لاہور میں شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز انارکلی نیز ایچ کریم بخش اینڈ سنز دہلی سے بھی ہماری خاص ادویات دستیاب ہو سکتی ہیں۔

خاکساران **سید عبدالرحمٰن مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ**
منظور حسین نظروی مینیجر کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

درخواست دعا

مکرم گیانی عباداللہ صاحب گزشتہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں بخار سے تو پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

نہایت اہم اطلاع

ہم اپنے کرم فرماؤں کو مطلع کرتے ہیں کہ ہماری دکانیں ہر ہفتہ کو بروز جمعرات بند رہا کریں گی نیز ۹ بجے شام دکانیں بند ہو جایا کریں گی۔ احباب وقت اور ناغہ کا خیال رکھیں۔

۱۔ رشید بوٹ ہاؤس
۲۔ مجید آئرن سٹور
۳۔ باجوہ کلاتھ ہاؤس
۴۔ عبدالغفور کریانہ مرچنٹ
۵۔ نوید جنرل سٹور
۶۔ مون لائٹ
۷۔ بشیر جنرل سٹور
۸۔ پبلک کارنر

(دکانداران گولبازار)

رجسٹرڈ